ذَلِكُمْ نَبِيُّنَا ﷺ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ إِلَيْنَا خَيْرَ خَلْقِهِ، وَخَاتَمَ رُسُلِهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ ایمان! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾، "(لوگو) تمھارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تمھی میں سے ہے، جس کو تمھاری ہر تکلیف بہت گِراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمھاری بھلائی کی دُھن لگی ہوئی ہے، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے".

جی ہاں میرے دوستو، یہ مُحِبّ و شفیق ہَستی، حَبیبِ خُدا، محبوبِ خَلقِ خُدا، نبیِّ آخرُالزمان، مُحمدِ مُصطفیٰ، اَحمدِ مُجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، خالقِ کائنات نے اُنکی ایسی پرہیزگاری و رِفعتِ شان بیان فرمائی ہے، جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کی بیان نہ فرمائی، اللہ سبحانہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل و فہم کی پُختگی اور طریقِ ہدایت پر کاربَند رہنے کی مدح سرائی فرمائی

ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى﴾، "یہ تمھارے ساتھ رہنے والے صاحب نہ راستہ بھولے ہیں، نہ بھٹکے ہیں"، آپ علیہ السلام کی راست گوئی و صداقت کی تعریف فرمائی تو ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى﴾ "اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے"، آپ علیہ السلام کی بے پناہ شفقت و رحمت کی شان بیان فرمائی تو ارشاد فرمایا: ﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾، "جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے". اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کا شرحِ صدر فرمایا، آپکی مغفرت کا پروانہ جاری فرمایا، دنیا میں آپکی قدر و منزلت کو رِفعت بخشی، آپکی شان و عظمت کو اعلیٰ و بالا فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾، "(اے پیغمبر) کیا ہم نے تمھاری خاطر تمھارا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور ہم نے تم سے تمھارا وہ بوجھ اتار دیا ہے، جس نے تمھاری کمر توڑ رکھی تھی، اور ہم نے تمھاری خاطر تمھارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کر دیا ہے". **میرے بھائیو!** یہ ہمارے نبی جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو رب تعالیٰ کے نزدیک ساری کائنات سے بڑھ کر مُعزّز و مکرّم ہیں، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "مَا خَلَقَ اللَّهُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَمَا سَمِعْتُ اللَّهَ أَقْسَمَ بِحَيَاةِ أَحَدٍ غَيْرِهِ، قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾، "اللہ نے اپنی مخلوقات میں جو کچھ بھی تخلیق فرمایا ہے، جسے بھی وُجود بخشا ہے، جسے بھی بنایا ہے، اُن سب

میں سے کوئی بھی اللہ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر معزز ومکرم نہیں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ اللہ رب العزت نے آپ علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے علاوہ کسی کی زندگی کی قسم کھائی ہو، اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾، "(اے پیغمبر) تمھاری زندگی کی قسم! حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی بدمستی میں اندھے بنے ہوئے تھے". بیشک آپ علیہ السلام اَفضل ُالخَلائق ہیں، اللہ کی مخلوقات میں آپ سے اَعلی و اَفضل کوئی نہیں. کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مَنْ صَرَّحَتْ بِمَزَايَا فَضْلِ سُؤْدُدِهِ ... آيُ الْكِتَابِ وَشَادَتْ مَدْحَهُ السُّوَرُ

محمد تو وہ اونچی شان والے ہیں کہ جن کے شرف و سرداری کی فضیلتوں کو قرآن کی آیات نے بیان کیا ہے، اور سورتوں نے ان کی مدح سرائی کی ہے.

میرے بھائیو! اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کی طرف داعیِ حق بنا کر بھیجا، رُشد وہدایت کی جانب ہادیِ عالَم بنا کر مبعوث فرمایا، اللہ کے اَجر و ثواب کی بشارت سنانے والا بنا کر بھیجا، ارشاد ربانی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴾، "اے نبی! بیشک ہم نے تمھیں ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ تم گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور خبر دار کرنے والے ہو، اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے، اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو، تم مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان پر اللہ کی

طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے". لا ریب کہ آپ علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات کُل مخلوقات کے لیے اللہ رب العزت کا عظیم اِنعام واِحسان ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾، "اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بناکر بھیجا ہے". **میرے بھائیو!** نبیِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی نفع رَسانی کے لیے اپنا وقت بھی پیش کیا، اپنی عمر بھی، اپنا علم بھی اور اپنی نصائح بھی، اُنکی ہدایت کے لیے اپنا مال اور اپنی محنت سب کچھ لگادیا، تو خوش نصیب ہے وہ شخص جو آپکی پیروی کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾، "اور اگر تم اُنکی فرمانبرداری کروگے تو ہدایت پاجاؤ گے". **تو میرے بھائیو،** اِتّباعِ سنت کو اَپنائیں، آپکی زندگی آسودہ اور خوشگوار بسر ہوگی.

اے عاشقانِ رسولِ کریم! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے اُن جلیل القدر اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کی سیرت کو اَپنایا، جن میں سے ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے کسی خاص صفت اور خُوبی سے نوازا تھا، اور وہ نبی اُس خوبی کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز تھے، جس پر اللہ تعالیٰ نے اُنکی تعریف بھی فرمائی، چُنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تمام اَعلیٰ صفات اور کریمانہ اَخلاق سے اپنے آپکو مُتّصِف فرمایا، اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے: ﴿وَإِنْ

تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾، "یہ لوگ وہ تھے جنکو اللہ نے ہدایت کی تھی، لہٰذا تم بھی انہی کے راستے پر چلو".

جی ہاں میرے بھائیو! تمام اَخلاقِ حسنہ اپنی کامل اور حسین ترین شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں یکجا تھے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں آپ علیہ السلام کے اَعلی اَخلاق کی تعریف فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾، "اور بیشک آپ اَخلاق کے اَعلی مرتبے پر ہیں". چُنانچہ آپ علیہ السلام اپنے معاشرے اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، سب سے زیادہ سچے و باکردار تھے، سب سے زیادہ کریم و شریف معاشرت والے تھے، جو آپکو اَچانک دیکھ لیتا وہ آپکی ہیبت و جَلال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، اور جو آپکی صحبت میں کچھ وقت گزار لیتا وہ آپ سے والِہانہ محبت کرنے لگتا، آپ علیہ السلام کے اوصاف بیان کرنے والے کہتے: ہم نے اُن جیسا نہ اُن سے پہلے کوئی دیکھا نہ اُنکے بعد کوئی دیکھا. تو میرے بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَخلاق و اَقدار، شرافت و کرامت میں اُنکی اتباع کریں. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **اے مُحبانِ نبیِ کریم!** ایک مرتبہ آپ علیہ السلام اَمی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے اس حال میں باہر تشریف لے کر گئے کہ آپ علیہ السلام بہت خوش باش اور ہشاش بشاش تھے، مگر جب واپسی فرمائی تو حُزن وغم کے آثار آپ علیہ السلام پر نمایاں تھے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ، وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي»، "میں کعبے کے اندر گیا تھا، اب میرا جی چاہتا ہے کہ کاش میں نے ایسے نہ کیا ہوتا، مجھے خدشہ ہے کہ اپنے اس عمل کی وجہ سے اپنے بعد اپنی امت کو مشقت میں مبتلا نہ کردوں".

تو میرے بھائیو! اندازہ کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کس قدر شفقت و رحمت بھرے جذبات رکھتے تھے، اور کیا آپکو معلوم ہے کہ آپ علیہ السلام ہم سے کتنی محبت فرماتے تھے؟ تو سُنیے! آپ علیہ السلام نے ایک مقام پر ہمیں دیکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا، اور روزِ محشر حوضِ کوثر پر ہمارا انتظار فرمارہے ہونگے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ»، "میں اپنے حوض پر اُن سے پہلے ہی موجود رہوں گا".

تو میرے بھائیو! جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے اور اپنی نسلوں کے دلوں میں آپ علیہ السلام کی سچی محبت اور اُنکی قدر و تعظیم کو راسخ کریں، آپ

علیہ السلام کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ اَخلاقِ کریمانہ کو اپنی گھریلو زندگیوں کا عَملی نمونہ بنائیں، حضرت انس رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ"، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا"، مزید برآں ہمیں چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عفوو درگزر، بُرد باری، اور لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی صفات کو اَپنائیں، آپ علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے: «مَا خُيِّرَ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا»، "جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا".

میرے بھائیو! ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں، آپکے طریقے کی پیروی کریں، آپکی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں، اور آپکی تعظیم و توقیر بجالائیں، اللہ رب العزت کے اس قول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے: ﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾، "تاکہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس کی مدد کرو، اور اس کی تعظیم کرو".

اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام پر درود و سلام کی کثرت کو حِرزِ جاں بنائیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾، "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو، اور خوب سلام بھیجا کرو".

اور ہم کیونکر آپ علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف کی کثرت نہ کریں؟ جبکہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درود و سلام کے لیے وقف کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا شِئْتَ»، "جتنا تم چاہو"، میں نے عرض کیا: چوتھائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»، "جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ کرلو تو وہ تمھارے لیے بہتر ہے"، یہاں تک کہ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: میں اپنی پوری دعا آپ پر درود و سلام کے لیے وقف کردیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: «إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»، "پھر تو تمھاری ساری مرادیں پوری ہوجائیں گی اور تمھارے گناہ معاف کردیے جائیں گے".

فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ، وَالْحَوْضِ الْمَوْرُودِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، صَلَاةً دَائِمَةً مُتَتَابِعَةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِنَبِيِّنَا مُحِبِّينَ، وَبِحُقُوقِهِ قَائِمِينَ، وَبِشَفَاعَتِهِ فَائِزِينَ، وَمِنْ حَوْضِهِ شَارِبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ إِلَيْكَ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ.

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.